OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol.:5, Issue: 2, July - Dec 2020
DOI: 10.36476/JIRS.5:2.12.2020.02, PP: 17-36

اسلام اور یہودیت میں نماز کا تصور: مشترکات و امتیازات

Concept of Prayer in Islam and Judaism: Similarities and Differences

Saleem Nawaz
Ph.D. Scholar, Department of Islamic & Religious Studies
Hazara University, Mansehra
Prof. Dr. Syed Azkia Hashmi
Head, Department of Islamic & Religious Studies
Hazara University, Mansehra

Version of Record Online/Print: 01-12-2020
Accepted: 01-11-2020
Received: 31-07-2020

Abstract

All divine religions are based on the belief in the Oneness of God. Prayer was made obligatory for the practical manifestation of this belief in all divine religions so that this belief is strengthened in the core of the heart, and in turn, it develops and strengthens the relation between God and His servant. Prayer is a dialogue and whispering between Allah and mankind; it is a source of acquiring righteousness. Keeping in view the importance of prayer, books, and research articles have been written on the concept, obligation, importance, and purpose of prayer in Islam and Judaism. However, a valuable comparative study is still missing on the conditions, elements, posture, and supplication of prayer. This article traces the similarities and differences in prayer between Islam and Judaism. In this connection, an analytical and comparative study has been used in the light of the Quran, Ḥadīth, and the Old Testament on the meaning of prayer, its obligation, conditions, elements, posture, supplications, and qualities of Imām in Islam and Judaism. Hence, the similarities and differences of prayer in both religions have been traced out.

Keywords: *divine religion, Islam, Judaism, prayer, supplication*

تمہید

تمام الہامی ادیان کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے اور عقیدہ توحید کے عملی اظہار کے لئے تمام شرائع سماویہ میں نماز مشروع ہوئی، تاکہ یہ عقیدہ دل میں راسخ ہو اور رب اور بندے کے درمیان تعلق اور رشتہ مضبوط ہو۔ درحقیقت نماز رب اور بندے کے درمیان ایک مکالمہ اور سرگوشی ہے، قرب الٰہی اور حصول تقویٰ کا ذریعہ ہے۔ عبادات میں سے نماز کی اہمیت کے پیش نظر اسلام اور یہودیت میں نماز کے تصور، فرضیت، اہمیت اور مقاصد پر کتب اور تحقیقی مقالے لکھے جاچکے ہیں لیکن دونوں مذاہب میں نماز کی شرائط و ارکان، ہیئت و کیفیت اور نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا قابل قدر تقابل نہیں کیا گیا ہے۔ مقالہ ہذا اس سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اسلام اور یہودیت میں نماز کے مشترکات و امتیازات کیا کیا ہیں؟ اس سلسلے میں قرآن، حدیث اور عہد نامہ قدیم کی روشنی میں اسلام اور یہودیت میں نماز کا مفہوم، فرضیت، شرائط، ارکان، ہیئت، نماز میں پڑھی جانے والی دعاؤں اور امام کے اوصاف کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کیا گیا اور دونوں مذاہب میں نماز کے مشترکات اور امتیازات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

تقابل ادیان کے موضوع پر بہت ساری کتابیں زیر مطالعہ رہیں مگر ان کا موضوع مذاہب کی تاریخ اور تین بنیادی عقائد توحید، رسالت، آخرت اور چند معاشرتی تعلیمات تک محدود ہے۔ اختلافی پہلوؤں کو زیادہ تر مدنظر رکھا گیا ہے۔ شرائع سماویہ کے مابین جو مشترکات ہیں اس پر جزوی طور پر کام ہوا ہے ہر ایک نے اپنی دلچسپی کے مطابق اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ تقابل ادیان کے موضوع پر جو تحقیقی مقالہ جات اور کتب لکھی گئی ہیں ان کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

۱۔ کتاب المقارنات والمقابلات بین احکام المرافعات والمعاملات والحدود فی شرع الیہود و نظائرھا من الشریعۃ الاسلامیۃ الغراء و من القانون المصری والقوانین الوضعیۃ الاخری

یہ ایک اعلیٰ درجے کا تحقیقی کام ہے جسے ایک معروف مصری قانون دان محمد حافظ صبری نے ۱۹۰۲ میں تالیف کیا۔ مؤلف نے یہودیت، اسلام، مروجہ مصری قانون اور وضعی قوانین کے ضمن میں مرافعات، معاملات اور حدود کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کیا ہے۔ مذکورہ قوانین کے درمیان مشترکات پر روشنی ڈالی ہے مگر مؤلف نے اسلام اور یہودیت میں عبادات کے تصورات، مشترکات اور امتیازات پر بحث نہیں کی ہے۔

۲۔ الہامی مذاہب میں مشترک اقدار (قرآن کریم اور کتاب مقدس کے تناظر میں علمی جائزہ)

یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جو کہ آسیہ رشید صاحبہ نے نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے ۲۰۱۰ میں پیش کیا۔ مقالہ نگار نے اس مقالے میں قرآن اور کتاب مقدس کی روشنی میں مشترکہ عقائد، مشترکہ معاملات، مشترکہ عبادات، نجات کا تصور اور تصور جزا و سزا کا تقابل کیا ہے۔ مقالہ نگار نے اسلام اور یہودیت میں نماز کے تصورات پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے مگر دونوں مذاہب میں نماز کے مشترکات اور امتیازات پر روشنی نہیں ڈالی ہے۔

۳۔ ارکان اربعہ

ارکان اربعہ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی تصنیف ہے۔ جس میں انہوں نے عبادات کے تصورات، فلسفہ، حیات انسانی پر اس کے اثرات اور روحانی بالیدگی میں عبادات کے کردار پر مفصل، مدلل اور دقیق انداز میں تبصرہ کیا ہے۔ اسلامی

تصور عبادت کا یہودیت اور عیسائیت میں عبادات کے تصورات کے ساتھ تقابل کیا ہے۔البتہ مصنف نے شرائط نماز، ارکان نماز، امام کے اوصاف اور تینوں الہامی مذاہب میں نماز کے مشترکات اور امتیازات پر بحث نہیں کی ہے۔

۴۔احکام قرآن کا ثبوت بائبل سے

یہ کتاب مفتی فواد اللہ کتوزوی استاذ جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم کراچی کی تالیف ہے قرآن اور بائبل کے مشترک احکام کے موضوع پر مختصر اور جامع کتاب ہے۔مؤلف نے اس کتاب میں عقائد، عبادات، معاملات، حدود، معاشرت اور حلال وحرام پر قرآن اور بائبل کی مشترک تعلیمات کا تقابل کیا ہے۔مؤلف نے اسلام اور یہودیت میں نماز کے تصورات اور ارکان کا تقابل کیا ہے مگر نماز کی شرائط، ہیئت اور امام کے اوصاف پر بحث نہیں کی ہے۔

5. The Similarities and Differences Between Abrahamic Religion.

یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جس میں پروفیسر سکاٹ وٹکووک (Schott Vitkovic) نے یہودیت، عیسائیت اور اسلام کے مابین مشترک اور متفرق امور پر سیر حاصل بحث کی ہے البتہ عبادات کے مشترکات اور متفرقات پر بحث نہیں کی ہے۔

مذکورہ تحقیقی مقالہ جات اور کتب میں یہودیت اور اسلام میں تصور نماز پر جزوی طور پر کام ہوا ہے۔اس موضوع پر کلی طور پر تحقیقی مطالعے کی ضرورت تھی تاکہ اسلام اور یہودیت میں نماز کے تصورات، فلسفہ، شرائط، ارکان، مراسم، ہیئت اور امام کے اوصاف کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کیا جائے، ان کے درمیان مشترکات اور امتیازات کا جائزہ لیا جائے۔

موضوع تحقیق کا بنیادی سوال

اسلام اور یہودیت میں نماز کا تصور و فلسفہ، شرائط و ارکان، ہیئت و مراسم میں مشترکات اور امتیازات کیا کیا ہیں؟

افتراضات

ا۔اسلام اور یہودیت میں نماز میں کلی طور پر مماثلت پائی جاتی ہے۔

۲۔اسلام اور یہودیت میں نماز کلی طور پر باہم متضاد ہے۔

۳۔اسلام اور یہودیت میں نماز میں جزوی طور پر مماثلت پائی جاتی ہے اور بعض امور باہم متضاد ہیں۔

اہداف تحقیق

اس تحقیقی مطالعہ میں درج ذیل اہداف کا حصول پیش نظر ہے:

ا۔اسلام اور یہودیت میں نماز کے تصورات، شرائط، ارکان، مراسم، ہیئت اور امام کے اوصاف کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ۔

۲۔اسلام اور یہودیت میں نماز کے مشترکات کا تحقیقی جائزہ۔

۳۔اسلام اور یہودیت میں نماز کے تفرقات کی نشاندہی۔

منہج تحقیق

زیر تحقیق آرٹیکل میں تجزیاتی و تقابلی طریقہ تحقیق اختیار کیا گیا ہے تاکہ اسلام اور یہودیت میں نماز کا تصور و فلسفہ، شرائط و ارکان، ہیئت و مراسم کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کیا جا سکے۔ اس مقالہ میں قرآن اور عہد نامہ قدیم کی روشنی میں نماز کے مفہوم کی وضاحت اور امم سابقہ میں نماز کی فرضیت پر قرآنی آیات واحادیث پیش کی گئی ہیں۔ نماز کی ہیئت و ارکان کا تقابل قرآن و عہد نامہ قدیم کی روشنی میں کیا گیا ہے۔نماز کی شرائط و ارکان کا تقابل کرتے ہوئے ان کے درمیان مشترکات و امتیازات کی نشاندہی

کی گئی ہے۔ اور آخر میں اسلام اور یہودیت میں نماز کی امامت کا اہل ہونے کے لئے امام کو جن اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے ان اوصاف کو بیان کیا گیا ہے۔

اسلام اور یہودیت میں نماز کا مفہوم

اسلام میں نماز کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

نماز فارسی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں " بندگی، پرستش، عاجزی اور انکساری۔" [1] عربی زبان میں نماز کو "صلوٰۃ" کہتے ہیں جس کے معنی ہیں" دعا، التجا، استغفار، رحمت۔" [2] قرآن میں بھی لفظ صلوٰۃ نماز، دعا، رحمت، درود اور استغفار کے معنی میں مستعمل ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا"[3]

"بیشک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔"

"وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاَتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ"[4]

"اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا ان کے لئے موجب تسکین ہے۔"

"هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلاَئِكَتُهُ"[5]

"وہی ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی (دعائے رحمت کرتے ہیں)"۔

"إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا"[6]

"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔"

نماز کا اصطلاحی مفہوم:

نماز مخصوص کلمات اور مخصوص اعمال پر مشتمل ایک بدنی عبادت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جس طریقے سے خود ادا کی، امت کو بھی اسی طریقے پر ادا کرنے کی ترغیب دی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے:

"صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي "[7]

"جس طرح مجھے تم نے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح نماز پڑھو۔"

امام راغب الاصفہانی لکھتے ہیں:

"الصلوة التي هي العبادة المخصوصة أصلها الدعاء و سميت هذه العبادة بها"[8]

"الصلوٰۃ جو کہ ایک عبادت مخصوصہ کا نام ہے اس کی اصل بھی دعا ہی ہے اور نماز چونکہ دعا پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے اسے "صلوٰۃ" کہا جاتا ہے۔"

محمد رفیق مؤمن الشوبکی نے نماز کی تعریف یوں کی ہے:

"الصلاة هي عبادة ذات أقوال و أفعال مخصوصة، مفتتحة بالتكبير ومختتمة بالتسليم"[9]

"نماز مخصوص کلمات وافعال پر مشتمل عبادت ہے، جو تکبیر سے شروع ہوتی ہے اور سلام پر ختم ہوتی ہے۔"

مندرجہ بالا تعریفات کی رو سے نماز سے مراد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کا وہ خاص طریقہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بحکم خداوندی جن مخصوص کلمات وافعال کو مخصوص اوقات میں سرانجام دیا اور اپنی امت کو بھی اسی طریقے پر ادا

کرنے کی تلقین کی۔ شرعی اصطلاح میں اسے نماز کہتے ہیں۔

یہودیت میں نماز کا مفہوم:

عہد نامہ قدیم میں بھی نماز کے لئے خدا کی بندگی،[10] پرستش،[11] نماز، دعا[12] جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

اصطلاح میں "لفظ نماز خدا سے کسی انسان کی شخصی درخواست اور التجاکے لئے مستعمل ہے۔عبادت کے لئے عبرانی اور یونانی لفظ دونوں کا ابتدائی مفہوم ایک غلام کا اپنے آقا کی خدمت کرنا تھا۔"[13]

اسلام میں نماز کی فرضیت واہمیت:

نماز ہر عاقل و بالغ، بیمار و تندرست، مقیم و مسافر مسلمان پر دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے، البتہ نماز کی اہمیت کے پیش نظر بچوں کو نماز کا عادی بنانے کے لئے انہیں سات سال کی عمر میں نماز کی ترغیب دینے اور دس سال کی عمر میں ترک صلاۃ پر سرزنش کرنے کا حکم ہے:

"مُرُوا أَوْلادَكُمْ بِالصَّلاةِ أَبْنَاءَ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ"[14]

"جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو تم ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس پر (یعنی نماز نہ پڑھنے پر) مارو۔"

یہودیت میں نماز کی فرضیت واہمیت:

یہودی قانون کے مطابق والدین پر فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تعلیم جتنی جلدی ممکن ہو شروع کریں۔جب بچہ بولنا شروع کرے تو اس کو سب سے پہلے اس آیت کی تعلیم دیں۔

"موسیٰ نے ہم کو شریعت اور یعقوب کی جماعت کے لیے میراث دی۔"[15]

ربّی جودہ بن تیمہ نے اعلان کیا تھا کہ:

"(والدین اپنی اولاد کو) پانچ سال کی عمر میں تورات، دس سال کی عمر میں مشنا، تیرہ سال کی عمر میں احکامات (لڑکا بالغ ہوتا ہے احکام پر عمل فرض ہو جاتا ہے) اور پندرہ سال کی عمر میں گیمارا(مشنا کی تفسیر) کی تعلیم دیں۔"[16]

اسلام میں مرد کے لئے بلوغت کی عمر پندرہ سال ہے اگر اس سے پہلے بلوغت کے آثار نظر آئے تو شرعی لحاظ سے وہ بالغ تصور ہوگا اور عورت کے لئے بلوغت کی عمر بارہ سال ہے اگر بارہ سال اور نو سال کے درمیان بلوغت کے آثار نظر آئے تو وہ شرعی طور پر بالغ تصور ہوگی جبکہ یہودیت میں بلوغت کی عمر مرد کے لئے ۱۳سال اور عورت کے لئے ۱۲سال ہے۔

قرآن میں امم سابقہ کی نماز کا ذکر:

تمام الہامی ادیان کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے اور نماز اس کا عملی اظہار ہے۔اس لئے نماز تمام الہامی ادیان کا جزو لاینفک ہے۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ نماز کی اس اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نماز مذہب کے ان اصولوں میں سے ہے جن پر تمام دنیا کے مذاہب متفق ہیں۔قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق دنیا میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو نماز کی تعلیم نہ دی ہو اور اس کی تاکید نہ کی ہو، خصوصاً ملتِ ابراہیمی میں اس کی حیثیت سب سے نمایاں ہے۔"[17]

قرآن میں مذکور تمام انبیاء کرامؑ اپنی اپنی امتوں کو نماز کی ترغیب دیتے نظر آتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے صاحبزادے حضرت اسمٰعیلؑ کو مکہ مکرمہ میں آباد کرنے کی غرض قیام صلاۃ بتاتے ہیں:

"رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ "[18]

"اے ہمارے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں۔"

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے اور اپنی اولاد کے لئے یوں دعا کی:

"رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي"[19]

"اے میرے رب مجھے اور میری اولاد میں سے لوگوں کو نماز قائم کرنے والا بنا۔"

حضرت اسمٰعیلؑ کے بارے میں قرآن شہادت دیتا ہے:

"وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ"[20]

"اور وہ اپنے اہل و عیال کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے ہیں۔"

حضرت شعیبؑ کو ان کی قوم والے طعنہ دیتے ہیں:

"أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا"[21]

"کیا تمہاری نماز تم کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے باپ دادا جس کو پوجتے ہیں اس کو چھوڑ دیں۔"

حضرت لوطؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ اور ان کی نسل کے پیغمبروں کے متعلق قرآن کا بیان ہے:

"وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ"[22]

"اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم بھیجا۔"

حضرت لقمانؑ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں:

"يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ"[23]

"اے میرے بیٹے نماز قائم کر۔"

حضرت موسیٰؑ سے کہا گیا:

"وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي"[24]

"اور میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔"

اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل سے وعدہ تھا:

"إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ"[25]

"میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کیا کرو۔"

حضرت زکریاؑ کے بارے میں مذکور ہے:

"وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ"[26]

"وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں:

"وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا"[27]

"اور مجھے نماز اور زکوۃ کی خاص تاکید کی، جب تک میں زندہ رہوں۔"

قرآن سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ظہور اسلام کے بعد بھی عرب میں بعض یہود اور نصاری نماز پڑھا کرتے تھے:

"لَيْسُوا سَوَاءً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ"[28]

"اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راتوں کو کھڑے ہو کر خدا کی آیتیں پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔"

حدیث میں امم سابقہ کی نماز کا ذکر:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے:

"إِذَا كَانَ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ وَلَا يَشْتَمِلِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ"[29]

"جب تم میں سے کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو چاہیئے کہ ان دونوں میں نماز پڑھے، اور اگر ایک ہی کپڑا ہو تو چاہیئے کہ اسے تہہ بند بنالے اور اسے یہودیوں کی طرح نہ لٹکائے۔"

ابو بکر صدیقؓ روایت کرتے ہیں:

"يقول إذا قام أحدكم فى الصلاة فليسكن أطرافه ولا يتميل تميل اليهود فإن تسكين الأطراف من تمام الصلاة"[30]

"جب تم لوگ نماز کے لئے کھڑے ہو تو سکون و وقار کے ساتھ کھڑے ہو اور یہودیوں کی طرح کاندھوں کو دائیں بائیں جھکایا نہ کرو۔"

شداد بن اوسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"خَالِفُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ"[31]

"یہود کی مخالفت کرو، کیونکہ نہ وہ اپنے جوتوں میں نماز پڑھتے ہیں اور نہ اپنے موزوں میں۔"

ابو عبد الرحمٰن نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

"میری امت میں اُس وقت تک کچھ خیر باقی رہے گا، جب تک وہ یہودیوں کی طرح مغرب کی نماز میں رات کے تاریک ہو جانے اور عیسائیوں کی طرح فجر کی نماز میں تاروں کے ڈوبنے کا انتظار نہ کریں گے۔"[32]

ام المومنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں:

"رکوع میں گھٹنوں کے درمیان ہاتھ جوڑ لینا یہود کا طریقہ ہے، نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔"[33]

عہد نامہ قدیم میں امم سابقہ کی نماز کا ذکر:

جس طرح قرآن نے نماز کو اللہ کا نام لینے، قرآن پڑھنے، دعا کرنے، تسبیح کرنے اور رکوع و سجود کرنے جیسے الفاظ سے تعبیر کیا ہے، اِسی طرح عہد نامہ قدیم میں بھی نماز کو اِس کے ارکان (خدا کا نام لینے، سجدہ ریز ہونے، خدا کے حضور کھڑا ہونے، پکارنے، رکوع و سجدہ کرنے، سر جھکانے، فریاد کرنے جیسے الفاظ) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ پیدائش میں ہے:

"اور وہاں سے کوچ کرکے (ابراہیم) اُس پہاڑ کی طرف گیا جو بیت ایل کے مشرق میں ہے اور اپنا ڈیرا ایسے لگایا کہ بیت ایل مغرب میں اور عی مشرق میں پڑا اور وہاں اُس نے خداوند کے لیے ایک قربان گاہ بنائی اور خدا کا نام لیا۔"[34]

پیدائش میں دوسرے مقام پر مرقوم ہے:

"تب ابراہیم سجدہ ریز ہو گیا اور خدا نے اُس سے ہم کلام ہو کر فرمایا۔"[35]

ایک اور جگہ مذکور ہے:

"سو وہ مرد وہاں سے مڑے اور سدوم کی طرف چلے، پر ابراہیم خداوند کے حضور کھڑا ہی رہا۔"[36]

خروج میں لکھا ہے:

"تب لوگوں نے اُن کا یقین کیا اور یہ سن کر کہ خداوند نے بنی اسرائیل کی خبر لی اور اُن کے دکھوں پر نظر کی، اُنھوں نے اپنے سر جھکا کر سجدہ کیا۔"[37]

زبور میں لکھا ہے:

"اے خداوند، تو صبح کو میری آواز سنے گا۔ میں سویرے ہی تیرے حضور میں نماز کے بعد انتظار کروں گا۔"[38]

زبور میں ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

"لیکن میں تیری شفقت کی کثرت سے تیرے گھر میں آؤں گا۔ میں تیرا رعب مان کر تیری مقدس ہیکل کی طرف رخ کر کے سجدہ کروں گا۔"[39]

عہد نامہ قدیم میں تین نمازوں کا ذکر:

"پر میں تو خداوند کو پکاروں گا اور خداوند مجھے بچا لے گا۔ صبح و شام اور دوپہر کو میں فریاد کروں گا اور نالہ کروں گا اور وہ میری آواز سن لے گا۔"[40]

عہد نامہ قدیم میں رکوع و سجود اور قعدہ کا ذکر:

"آؤ، ہم رکوع و سجود کریں اور اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے ٹیکیں، کیونکہ وہ ہمارا خدا ہے۔"[41]

عہد نامہ قدیم میں قبلہ رخ ہونے کا ذکر:

زبور میں مذکور ہے:

"میں تیری مقدس ہیکل کی طرف رخ کر کے سجدہ کروں گا اور تیری شفقت اور سچائی کی خاطر تیرے نام کا شکر کروں گا۔"[42]

یرمیاہ میں لکھا ہے:

"تو خداوند کے گھر کے پھاٹک پر کھڑا ہو اور وہاں اس کلام کی منادی کر اور کہہ: اے یہوداہ کے سب لوگو جو خداوند کے حضور سجدہ ریز ہونے کے لیے ان پھاٹکوں سے داخل ہوتے ہو، خداوند کا کلام سنو۔"[43]

دانیال میں مرقوم ہے:

"جب دانیال کو معلوم ہوا کہ نوشتہ پر دستخط ہو گئے تو وہ اپنے گھر آیا اور اپنی کوٹھڑی کا دروازہ جو بیت المقدس کی طرف تھا، کھول کر اور دن میں تین مرتبہ گھٹنے ٹیک کر اپنے پروردگار کے حضور میں اُسی طرح نماز پڑھتا اور تسبیح و تحمید کرتا رہا، جس طرح پہلے کرتا تھا۔"[44]

دانیال میں یہ بھی لکھا ہے:

"اور میں نے خداوند خدا کی طرف رخ کیا اور نماز اور دعاؤں کے ذریعے سے اور روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور راکھ پر بیٹھ کر اُس کا طالب ہوا۔"[45]

اسلام اور یہودیت میں نماز کی دعائیں

اسلام میں سورۃ الفاتحہ نماز کی دعا ہے۔ نماز کی ہر رکعت میں اس کی تلاوت ضروری ہے جس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی ہے۔ سورۃ الفاتحہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، اللہ تعالیٰ کی معبودیت کا اقرار اور طلب ہدایت پر مشتمل ہے۔ اسی طرح شرائع سابقہ میں بھی نماز کے لئے مخصوص دعائیں مقرر تھیں۔ عہد نامہ قدیم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء بھی نماز میں مخصوص دعائیں مانگ لیا کرتے تھے۔

حضرت موسیٰؑ کی نماز کی دعا:

حضرت موسیٰؑ نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے:

"خداوند، خداوند، خدائے رحیم اور مہربان، قہر کرنے میں دھیما اور شفقت اور وفا میں غنی۔ ہزاروں پر فضل کرنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطاکار کا بخشنے والا۔"[46]

حضرت داؤدؑ کی نماز کی دعا:

حضرت داؤد علیہ السلام نماز میں زبور کی درج ذیل آیات تلاوت کیا کرتے تھے:

"اے خداوند، اپنا کان جھکا اور مجھے جواب دے، کیونکہ میں مسکین اور محتاج ہوں۔ میری جان کی حفاظت کر، کیونکہ میں دین دار ہوں۔ اے میرے خدا، اپنے بندے کو جس کا توکل تجھ پر ہے، بچالے۔ یارب، مجھ پر رحم کر، کیونکہ میں دن بھر تجھ سے فریاد کرتا ہوں۔ یارب، اپنے بندے کی جان کو شاد کردے، کیونکہ میں اپنی جان تیری طرف اٹھاتا ہوں۔ اِس لیے کہ تو یارب، نیک اور معاف کرنے کو تیار ہے اور اپنے سب دعا کرنے والوں پر شفقت میں غنی ہے۔

اے خداوند، میری دعا پر کان لگا اور میری منت کی آواز پر توجہ فرما۔ میں اپنی مصیبت کے دن تجھ سے دعا کروں گا، کیونکہ تو مجھے جواب دے گا۔ یارب، معبودوں میں تجھ سا کوئی نہیں اور تیری صنعتیں بے مثال ہیں۔ یارب، سب قومیں جن کو تو نے بنایا آکر تیرے حضور سجدہ کریں گی اور تیرے نام کی تمجید کریں گی، کیونکہ تو بزرگ ہے اور عجیب وغریب کام کرتا ہے۔ تو ہی واحد خدا ہے۔

اے خداوند، مجھ کو اپنی راہ کی تعلیم دے۔ میں تیری راستی میں چلوں گا۔ میرے دل کو یکسوئی بخش تاکہ تیرے نام کا خوف مانوں۔ یارب، میرے خدا، میں پورے دل سے تیری تعریف کروں گا۔ میں ابد تک تیرے نام کی تمجید کروں گا، کیونکہ مجھ پر تیری بڑی شفقت ہے۔ اور تو نے میری جان کو پاتال کی تہ سے نکالا ہے۔

اے خدا، مغرور میرے خلاف اٹھے ہیں اور تند خو جماعت میری جان کے پیچھے پڑی ہے اور اُنھوں نے تجھے اپنے سامنے نہیں رکھا۔ لیکن تو یارب، رحیم وکریم خدا ہے۔ قہر کرنے میں دھیما اور شفقت و راستی میں غنی۔ میری طرف متوجہ ہو اور مجھ پر رحم کر۔ اپنے بندے کو اپنی قوت بخش اور اپنی لونڈی کے بیٹے کو بچالے۔ مجھے بھلائی کا کوئی نشان دکھا تاکہ مجھ سے عداوت رکھنے والے اُسے دیکھ کر شرمندہ ہوں، کیونکہ تو نے اے خداوند، میری مدد

کی اور مجھے تسلی دی ہے۔"[47]

درج بالا دعاؤں کے تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شرائع سماویہ میں نماز کے لئے جو دعائیں مقرر کی گئی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، اس کی الوہیت کا اقرار اور طلب ہدایت پر مشتمل ہیں۔ البتہ دعا کے الفاظ اور زبانیں مختلف ہیں۔

نماز کے ارکان ثلاثہ:

نماز بنیادی طور پر تین ارکان پر مشتمل ہے جو کہ قرآن میں مذکور ہیں وہ قیام، رکوع اور سجدہ ہیں۔

قیام:

"وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ"[48]

"اور کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے۔"

رکوع:

"وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ"[49]

"اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔"

سجدہ:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ"[50]

"اے ایمان والو! رکوع کرو، سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی۔"

نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ کی یہ ترتیب بالکل فطری ہے، یہی ترتیب اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا کامل نمونہ اور حسین اظہار ہے۔

شرائع سابقہ میں نماز کی ہیئت و کیفیت:

قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام شرائع میں نماز کے ارکان اور اس کی ہیئت میں تقریباً مماثلت پائی جاتی ہے جیسا کہ قرآن کی درج ذیل آیات اس پر دال ہیں۔ تعمیر و تطہیر کعبہ کے حکم کی غرض و غایت قرآن میں یہ بیان کی گئی ہے:

"وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ"[51]

"اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع، سجود کرنے والوں کے لیے پاک کر۔"

حضرت مریمؑ کو نماز کا جو حکم ہوا تھا اس میں بھی نماز کے تینوں ارکان مذکور ہیں:

"يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ"[52]

"اے مریم! اپنے رب کی فرمانبردار بن اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔"

عہد رسالت میں جو اہل کتاب موجود تھے وہ بھی اپنی نماز میں مذکورہ تینوں ارکان بجالاتے تھے۔

"مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ"[53]

"اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راتوں کو کھڑے ہو کر خدا کی آیتیں پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔"

مندرجہ بالا آیات سے واضح ہوتا ہے کہ جس طرح اسلامی شریعت نے نماز کے لئے ارکان ثلاثہ یعنی قیام، رکوع اور سجدہ مقرر کیا ہے، اسی طرح شرائع سابقہ میں بھی نماز مذکورہ ارکان ثلاثہ پر مشتمل تھی۔ نماز کے ان ارکان ثلاثہ کا ذکر عہد نامہ قدیم کی

درج ذیل آیات میں مذکور ہے:

۱۔ قیام:

"ابراہام خداوند کے حضور کھڑا رہا۔"[54]

۲۔ رکوع:

"اور (ابرہام) زمین تک جھکا اور کہنے لگا اے میرے خداوند[55]۔ اور گھٹنے ٹیک کر یوں دعا کرنے لگا۔"[56]

۳۔ سجدہ:

"اور سن کر خداوند نے بنی اسرائیل کی خبر لی اور ان کے دکھوں پر نظر کی۔ انہوں نے اپنا سر جھکا کر سجدہ کیا۔"[57]

پیدائش میں مرقوم ہے:

"تب ابرہام سرنگوں ہو گیا اور خدا نے اس سے ہمکلام ہو کر فرمایا۔"[58]

سموئیل دوم میں لکھا ہے:

"جب داؤد چوٹی پر پہنچا جہاں خدا کو سجدہ کیا کرتے تھے۔"[59]

زبور میں مذکور ہے:

"میں تیرا رعب مان کر تری مقدس ہیکل کی طرف رخ کرکے سجدہ کروں گا۔"[60]

اسلام اور یہودیت میں نماز کی شرائط اور ارکان

اسلام میں نماز کی شرائط:

نماز کی درست ادائیگی کے لئے درج ذیل سات شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے، جنہیں شرائط نماز کہتے ہیں۔

"۱۔ نماز کو اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنا۔ ۲۔ جسم کا پاک ہونا ۳۔ کپڑوں کا پاک ہونا ۴۔ نماز کی جگہ کا پاک ہونا ۵۔ ستر کو چھپانا ۶۔ قبلہ رو ہونا ۷۔ نیت کرنا"[61]

اسلام میں نماز کے ارکان:

نماز کے چھ ارکان ہیں جنہیں ترتیب اور اہتمام کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔ بصورت دیگر نماز درست نہیں ہوتی۔

"۱۔ تکبیر تحریمہ ۲۔ قیام ۳۔ قرأت ۴۔ رکوع ۵۔ سجدہ ۶۔ قعدہ"[62]

یہودیت میں نماز کی شرائط:

یہودیت میں نماز کے لئے درج ذیل شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے:

1. "نماز میں کھڑا ہونے سے پہلے تسلی کرے کہ جو لباس پہنا ہے وہ اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کے لائق ہے۔
2. نامناسب لباس میں نماز ادا نہ کریں۔
3. مرد اور عورت دونوں سر کو ڈھانپ لیا کریں۔
4. پنڈلیوں کو چھپا لیا کریں۔
5. نماز کی شال سے اپنے آپ کو ڈھانپ لیں۔
6. ضبط نفس، خود سپردگی اور عاجزی کے ساتھ کھڑا ہو۔

7. نمازی کی سوچ، الفاظ، اعمال اور لباس سے عاجزی ظاہر ہو۔"[63]

یہودیت میں نماز کے ارکان:

مندرجہ ذیل آٹھ چیزیں نماز کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی چھوٹ جائے یا کوئی دباؤ، جبر اور طاقت سے روکے پھر بھی نماز ادا نہیں ہوگی۔

1. "کھڑے ہو کر نماز پڑھنا
2. معبد/ ٹیمپل کی طرف منہ کرنا
3. جسم کو نماز کے لئے تیار کرنا
4. کپڑوں کی تیاری
5. نماز کی جگہ کا موزوں ہونا
6. آواز کو آہستہ کرنا
7. رکوع کرنا
8. سجدہ کرنا۔"[64]

یہودیت میں عمیداہ کے لئے شرائط:

عمیداہ (کھڑے ہو کر نماز پڑھنا) کے لئے پانچ شرائط ہیں اگر ایک شرط بھی پوری نہ ہو تو نماز نہیں ہوگی اور نماز دہرانی پڑے گی۔

1. "ہاتھوں کا پاک صاف ہونا۔
2. ستر کا ڈھانپنا
3. نماز کی جگہ کا پاک ہونا
4. نماز کی جگہ بالکل خاموش اور پر سکون ہو تاکہ دھیان ادھر ادھر نہ جائے۔
5. دل کی نیت"[65]

اسلام میں امام کے اوصاف و شرائط:

اسلام میں امامت کا اہل ہونے کے لئے امام کے لئے درج ذیل اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔

1. "عاقل، بالغ اور مسلمان ہو۔
2. ظاہری اور باطنی نجاست سے پاک ہو۔
3. اچھے انداز سے قرأت اور ارکان کی ادائیگی پر قدرت رکھتا ہو۔
4. امام معذور نہ ہو۔
5. امام کی زبان صحیح ہو کہ اس سے حروف پورے ادا ہو سکتے ہوں۔
6. امام شریف النفس شخص ہو۔
7. امام جماعت کی فضیلت پانے کے لئے اپنی نماز نہ دہرا رہا ہو۔"[66]

یہودیت میں امام کے اوصاف و شرائط

یہودی مذہب میں نماز کی امامت ہر ایک یہودی کر سکتا ہے بشر طیکہ اس کی عمر ۱۳سال یا زیادہ ہو، جو تورات پڑھ سکتا ہو اور خطبہ دے سکتا ہو۔ اگر خواتین کی جماعت ہو تو کوئی بھی لڑکی جس کی عمر ۱۲سال سے زیادہ ہو جماعت کرواسکتی ہے۔ یہودیوں کی اصلاحی، تجدد پسند اور کئی قدامت پسند فرقوں میں جماعت میں خواتین کی گنتی ہوتی ہے اور جماعت کے لئے کم از کم دس افراد کا ہونا ضروری ہے۔

یہودیت میں امامت کا اہل ہونے کے لئے امام کے لئے درج ذیل چھ خصوصیات کا حامل ہونا ضروری ہے۔

1. "عاجزی وانکساری
2. مقتدیوں کے ساتھ ہم آہنگی
3. نماز کے مسائل کا علم اور عبرانی زبان کی ادائیگی پر قدرت
4. اچھی آواز
5. اچھا اور مناسب لباس
6. باشرع یعنی داڑھی ہو۔"[67]

اسلام اور یہودیت میں امت کا کوئی بھی فرد نماز کی امامت کر سکتا ہے۔ البتہ امامت کا اہل ہونے کے لئے مذکورہ اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ جو کوئی ان اوصاف کا حامل ہے اور امامت کی شرائط پوری کر سکتا ہو وہ نماز کی امامت کر سکتا ہے۔

اسلام اور یہودیت میں نماز کے مشترکات

اسلام اور یہودیت میں نماز کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ سے واضح ہوا کہ نماز کے بہت سے امور دونوں مذاہب میں مشترک ہیں۔ نماز کے آداب و شرائط یعنی جسم کا پاک ہونا، کپڑوں کا پاک ہونا اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا، قبلہ کی طرف منہ کرنا، ستر ڈھانپنا، سر ڈھانپنا، نماز کی جگہ کا پرسکون ہونا اور نیت کرنا دونوں مذاہب میں نماز کی صحت کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح ارکان نماز یعنی قیام، قرائت، رکوع اور سجدہ دونوں مذاہب میں نماز کے بنیادی ارکان ہیں۔ دونوں مذاہب میں نمازی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ضبط نفس، عاجزی، خود سپردگی، خشوع و خضوع اور حضور قلبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو۔ اسی طرح نماز کے امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ عاقل، بالغ اور باشرع ہو، قرائت اور آواز اچھی ہو، اس کے دل میں خشوع و خضوع اور عاجزی ہو، نماز کے مسائل کا علم ہو اور مقتدیوں کے ساتھ اس کی ہم آہنگی ہو۔

اسلام اور یہودیت میں نماز کے امتیازات

اسلام اور یہودیت میں نماز کے کچھ امور ایسے ہیں جن کی ادائیگی دونوں مذاہب میں ضروری ہے مگر ان کی تعداد اور ہیئت میں فرق ہے، جیسا کہ اسلام میں دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں جبکہ یہودیت میں دن میں تین نمازیں فرض ہیں۔ استقبال قبلہ دونوں مذاہب میں فرض ہے مسلمان کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں جبکہ یہودی بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں۔ اسلام میں نمازی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوران قیام حرکت نہ کرے عاجزی کے ساتھ کھڑا ہو جبکہ یہودیت میں عمیداہ کے دوران تین قدم آگے پیچھے اور دائیں بائیں حرکت کرنا ضروری ہے۔ یہودیت میں ضروری کہ نمازی سر پر تعویذ باندھ لیں جسے وہ "فلقطیر" کہتے ہیں اور ہاتھ پر پٹی باندھے جبکہ اسلام میں ان دونوں چیزوں کا تصور نہیں۔ اسلام میں

سدل مکروہ ہے جبکہ یہودیت میں دوران رکوع نماز کی شال کے کنارے لٹکے ہوئے ہوتے ہیں یعنی سدل کی ممانعت نہیں ہے۔ یہودیت میں نمازی کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز والی شال سے سر ڈھانپ لے جبکہ اسلام میں نمازی کے لئے دوران نماز ٹوپی، عمامہ یا پگڑی سے سر کا ڈھانپ لینا سنت ہے۔

اسلام اور یہودیت میں نماز کے مشترکات وامتیازات کا جدول

مشترکات

عنوان	تفصیل	یہودیت	اسلام
شرائط نماز	جسم، کپڑوں اور جائے نماز کا پاک ہونا	فرض	فرض
	قبلہ کی طرف منہ کرنا	بیت المقدس کی طرف منہ کرنا	بیت اللہ کی طرف منہ کرنا
	ستر ڈھانپنا	فرض	فرض
	سر ڈھانپنا	فرض	سنت
	نماز کی نیت	فرض	فرض
	نماز کی جگہ کا پر سکون ہونا	ضروری ہے	ضروری ہے
ارکان نماز	قیام	فرض	فرض
	قرأت	قرأت سری ہے	ظہر اور عصر سری اور باقی نمازیں جہری ہیں
	رکوع	فرض	فرض
	سجدہ	فرض	فرض
	نمازی کی کیفیت	ضبط نفس، عاجزی، خود سپردگی	خشوع وخضوع، حضور قلبی
امام کے اوصاف	امام کی اہلیت	عاقل، بالغ اور یہودی ہو	عاقل، بالغ اور مسلمان ہو
	باشرع ہو	ضروری ہے	ضروری ہے
	قرات	عبرانی زبان کی ادائیگی پر قدرت ہو	عربی زبان کی ادائیگی پر قدرت ہو
	اچھی آواز ہو	ضروری ہے	قابل ترجیح
	مقتدیوں کے ساتھ ہم آہنگی ہو	ضروری ہے	ضروری ہے
	عاجزی وانکساری ہو	ضروری ہے	ضروری ہے
	نماز کے مسائل کا علم ہو	ضروری ہے	ضروری ہے

امتیازات

اسلام	یہودیت	عنوان
پانچ نمازیں فرض ہیں	تین نمازیں فرض ہیں	روزانہ نمازوں کی تعداد
بیت اللہ کی طرف منہ کرنا ضروری ہے	بیت المقدس کی طرف منہ کرنا ضروری ہے	قبلہ
حرکت کئے بغیر سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے	عمیداہ کے لئے تین قدم آگے پیچھے حرکت کرنا ضروری ہے	قیام
ضروری نہیں	سرپر تعویذ بندھنا ضروری ہے	تعویذ باندھنا
پگڑی یا عمامہ یا ٹوپی پہن سکتے ہیں	نماز کی شال سے سرڈھانپنا ضروری ہے	سرڈھانپنا
کسی بھی پاک لباس میں نماز ہو سکتی ہے	نماز کے لئے مخصوص لباس پہننا ضروری ہے	نمازی کا لباس
مکروہ ہے	جائز ہے	سدل

خلاصۃ البحث

ادیان سماویہ کی بنیاد عقیدہ توحید پر ہے فرضیت نماز کی غرض وغایت اس عقیدے کا عملی اظہار ہے۔یہی وجہ ہے کہ نماز شرائع سماویہ کا جزولاینفک ہے۔اس آرٹیکل میں اسلام اور یہودیت میں نماز کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ کیا گیا۔دونوں شرائع میں نماز کا تصور، نماز کی غرض وغایت، شرائط نماز اور ارکان نماز میں تقریباً مماثلت پائی جاتی ہے۔دونوں شرائع میں نماز کی دعائیں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، اس کی الوہیت کا اقرار اور طلب ہدایت پر مشتمل ہیں۔ اور نماز کی امامت کی اہلیت کے لئے امام کے لئے جن اوصاف کا حامل ہونا ضروری ہے وہ دونوں شرائع میں بالکل ایک دوسرے کے مماثل ہیں۔البتہ دونوں شرائع میں نماز کی تعداد مختلف ہے یعنی اسلام میں دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور یہودیت میں دن میں تین نمازیں فرض ہیں۔اور دونوں شرائع میں نماز کی ہیئت بھی مختلف ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ شریعت موسوی ارتقائی مراحل میں تھی اور اسلام اس کی حتمی شکل ہے۔

نتائج:

1. اسلام اور یہودیت میں نماز فرض ہے۔
2. اسلام میں دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں جبکہ یہودیت میں تین نمازیں فرض ہیں۔
3. استقبال قبلہ دونوں مذاہب میں ضروری ہے مسلمان کعبہ کی طرف جبکہ یہودی بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں۔
4. دونوں مذاہب میں شرائط نماز کی تعداد سات ہے، ان کے درمیان تقریباً مماثلت پائی جاتی ہے۔
5. اسلام میں ارکان نماز کی تعداد چھ ہے جبکہ یہودیت میں ان کی تعداد نو ہے، دونوں میں جزوی مماثلت پائی جاتی ہے۔
6. اسلام میں سدل مکروہ ہے جبکہ یہودیت میں اس کی ممانعت نہیں۔
7. دونوں مذاہب میں امام کے اوصاف بالکل ایک دوسرے کے مماثل ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] فیروز الدین، فیروز اللغات، فیروز سنز لمیٹڈ لاہور، س ن ۲۰۱۰، ص: ۱۳۷۷

Feroz ud Dīn, *Fayroz al Lughāt*, (Lahore: Feroz Sons Limited, 2010), p: 1377

[2] ابن منظور، لسان العرب، دار صادر بیروت لبنان، ۱۴: ۴۶۵، ۴۶۶

Ibn Manẓūr, *Lisān al ʻArab*, (Beurit: Dār Ṣadir), 14: 425, 426

[3] سورۃ النساء: ۱۰۳

Sūrah al Nisāʼ, 103

[4] سورۃ التوبۃ: ۱۰۹

Sūrah al Tawbah, 109

[5] سورۃ الاحزاب: ۴۳

Sūrah al Aḥzāb, 43

[6] سورۃ الاحزاب: ۵۶

Sūrah al Aḥzāb, 56

[7] البخاری، محمد بن اسمٰعیل ابو عبد اللہ البخاری، صحیح بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ما جاء فی اجازۃ خبر الواحد الصدوق فی الاذان والصلاۃ والصوم والفرائض والاحکام، دار طوق النجاۃ دمشق، طبع اولی، حدیث رقم: ۶۰۰۸۔

Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʻīl, *Ṣaḥīḥ Al Bukhārī*, (Damascuss: Dār Ṭawq al Nahāh, 1st Edition), Ḥadīth # 6008

[8] الراغب الاصفہانی، حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، مکتبۃ نزار المصطفی البازمکۃ المکرمۃ، ص: ۳۷۴

Al Rāghib, Ḥusain bin Muḥammad, *Al Mufradāt fī Gharīb al Qurʼān*, (Makka: Maktabah Nazzār al Muṣṭafa), p: 374

[9] الشوبکی، محمد رفیق مؤمن، دلیل المصلی فی احکام الصلاۃ، دار العلم غزہ فلسطین، طبع اولیٰ، ۲۰۱۴ء، ص: ۵

Al Showbakī, Muḥammad Rafīq Moʼmin, *Dalīl al Muṣallī fī Aḥkām al Ṣalah*, (Ghazza: Dār al ʻIlm, 1st Edition, 2014), p: 5

[10] استثنا ۱۰: ۱۲، یسوع ۲۲: ۵

Deuteronomy, 10: 12.

[11] خروج ۳۲: ۸، گنتی ۲۵: ۵، خروج ۳۴: ۱۴، احبار ۲۶: ۳۰

Exodus, 8: 32. Numbers 25:5, Exodus 34:14, Leviticus 24:30

[12] پیدائش ۴: ۲۶

Genesis, 4:24

[13] ایف۔ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ لاہور، ۱۹۹۳ء، ص: ۶۲۴

F. S. Khairullah, *Qāmūs al Kitāb*, (Lahore: Masīḥī Kutub Khāna, 1993), p: 624

[14] ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، ت: محمد محی الدین، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت،

حدیث رقم: ۴۹۵۔

Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ash'ath, *Sunan Abī Dāwūd,* (Beirut: Al Maktabah al 'Aṣariyyah), Ḥadīth # 495

[15] استثنا ۳۳ : ۴

Deuteronomy, 33 :4

[16] Dan Cohn Sherbok, *Judaism (History, Beliefs and Practice)*, (London: Rout ledge 11 New Fetter Lane, 2003), p: 469

[17] سید سلیمان ندوی، سیرت النبی، مکتبہ مدنیہ لاہور، ۵: ۳۸

Syed Sulaymān Nadvī, *Sīrat al Nabī,* (Lahore: Maktabah Madaniyyah), 5: 38

[18] سورۃ ابراہیم: ۳۷

Sūrah Ibrāhīm, 37

[19] سورۃ ابراھیم : ۴۰

Sūrah Ibrāhīm, 40

[20] سورۃ مریم: ۵۵

Sūrah Maryam, 55

[21] سورۃ ہود : ۸۷

Sūrah Hūd, 87

[22] سورۃ الانبیاء : ۷۳

Sūrah al Ambiyā', 73

[23] سورۃ لقمان : ۱۷

Sūrah Luqmān, 17

[24] سورۃ طٰہٰ : ۱۴

Sūrah Ṭāhā, 14

[25] سورۃ المائدہ: ۱۲

Sūrah al Mā'idah, 12

[26] سورۃ آل عمران: ۳۹

Sūrah Āl Imrān, 39

[27] سورۃ مریم: ۳۱

Sūrah Maryam, 31

[28] سورۃ آل عمران : ۱۲

Sūrah Āl Imrān, 12

[29] سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب اذاکان الثوب ضیقا یتزر بہ ، حدیث رقم: ۶۳۵۔

Sunan Abī Dāwūd, Ḥadīth # 635

[30] علاؤالدین الہندی، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، ت: بکری حیانی، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، طبع پنجم، ۱۹۸۱ء، ۸: ۱۹۹

'Alā' al Dīn al Hindī, *Kanz ul 'Ummāl fī Sunan al Aqwāl wal Af'āl*, (Beirut: Mo'assasah al Risālah, 5th Edition, 1981), 8: 199

[31] سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ فی النعل، حدیث رقم: ۶۵۲

Sunan Abī Dāwūd, Ḥadīth # 652

[32] احمد بن حنبل، مسند احمد، ت: شعیب الارنؤوط، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، طبع اولیٰ، ۲۰۰۱ء، ۳۵: ۱۱۳

Aḥmad bin Ḥambal, *Al Musnad,* (Beirut: Mo'assasah al Risālah, 1st Edition, 2001), 35: 113

[33] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، حدیث رقم: ۲۲۷۴

Ibn Ḥajar al 'Asqalānī, Fatḥ al Bārī, Ḥadīth # 2274

[34] پیدائش، ۱۲: ۸

Genesis, 12:8

[35] پیدائش، ۱۷: ۳

Genesis, 17:3

[36] پیدائش، ۱۸: ۲۲

Genesis, 18:22

[37] خروج، ۴ : ۳۱

Exodus, 4:31

[38] زبور، ۵ : ۳

Psalms, 5: 3

[39] زبور، ۵: ۷

Psalms, 5: 7

[40] زبور، ۵۵: ۱۶۔۱۷

Psalms, 55:16-17

[41] زبور، ۹۵: ۵۔۶

Psalms, 95:5-6

[42] زبور، ۱۳۸: ۲

Psalms, 138:2

[43] یرمیاہ، ۷: ۲

Jeremiah 7:2

[44] دانیال، ۶: ۱۰

Daniel, 6:10

[45] دانیال، ۹: ۳

Daniel, 9:3

[46] خروج، ۳۴: ۶۔۷

Exodus 34:6-7

[47] زبور، ۸۶: ۱۔۱۷

Psalms 86:1-17

[48] سورۃالبقرۃ: ۲۳۸

Sūrah al Baqarah, 238

[49] سورہ البقرۃ: ۴۳

Sūrah al Baqarah, 43

[50] سورۃ الحج: ۷۷

Sūrah al Ḥajj, 77

[51] سورۃ الحج: ۲٦

Sūrah al Ḥajj, 26

[52] سورۃ آل عمران: ۴۳

Sūrah Āl ʻImrān, 43

[53] آل عمران: ۱۲

Sūrah Āl ʻImrān, 12

[54] پیدائش، ۱۸ : ۲۲

Genesis 18:22

[55] پیدائش، ۲۲ : ۲-۳

Genesis 22:2-3

[56] لوقا، ۲۲ : ۴۱

Luke 22:41

[57] خروج، ۴ : ۳۱

Exodus 4:31

[58] پیدائش، ۱۷ : ۳

Genesis 17:3

[59] سموئیل دوم، ۱۵ : ۲۲

2 Samuel 15:22

[60] زبور، ۵ : ۷

Psalms 5:7

[61] وھبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ (مترجم: محمد یوسف تنولی)، دارالاشاعت کراچی، ۲۰۱۱ء، ۱: ۴۷۹

Wahabah al Zuhaylī, *Al Fiqh al Islāmī wa Adillahtuhu*, Translated by: Muḥammad Yūsuf Tanolī, (Karachi: Dār al Ashāʻat, 2012), 1: 479

[62] وھبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۲: ۵۱۹

Ibid., 2: 519

[63] Rabbi Yousuf Eliyah, *Ways of Torah Complete Siddur*, (Colorado: BeJewish Publishing, Denver, 2012, p: 4

[64] Ibid, p: 19

[65] Ibid, p: 18

[66] وھبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، ۲: ۷۱۵ - ۷۱۹

Wahabah al Zuhaylī, *Al Fiqh al Islāmī wa Adillahtuhu*, 2: 715 - 719

[67] George Robinson, *Essential Judaism, Pocket Books*, (Simon & Scheuster, Inco., 2000), p:17